مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ۲۰۰۶ میں ہمارے والدین نے شادباغ میں دس مرلے کا گھر (جو ہماری والدہ کے نام تھا) جو کہ والد صاحب کی کمائی کا تھا، یہ گھر 48 لاکھ روپے میں فروخت کیا۔ اس میں سے والد صاحب نے آٹھواں حصہ ہماری والدہ کو دیا، باقی ہم دو بھائیوں کو 14، 14 لاکھ اور دونوں بہنوں کو 7، 7 لاکھ روپے حصہ بنایا، دونوں بہنوں کو ان کی رقم کے چیک دے دیئے، پھر دونوں بھائیوں کے حصے سے واپڈا ٹاون میں 31 لاکھ روپے کا پلاٹ خریدا، چونکہ گھر بنانے میں مشکل تھی، اس لئے والد صاحب نے بہنوں سے کہا کہ تم دونوں اپنے بھائیوں کو بطور قرض اپنے پیسے دے دو، تاکہ بعد میں یہ آپ کو واپس کر دیں گے، جس پر وہ دونوں راضی ہو گئیں، دونوں نے 5، 5 لاکھ روپے دونوں بھائیوں کو دے دیئے، ایک بھائی نے گھر کی تعمیر کے لئے اپنا پلاٹ فروخت کیا، جبکہ دوسرے بھائی نے اپنی بیوی کا زیور فروخت کیا، جس سے اپنی رہائش کے لئے دو منزلہ گھر کی تعمیر کی، چھوٹی بہن جو کہ بیوہ ہو گئی تھیں، وہ اپنے دو بچوں سمیت ہمارے ساتھ رہائش پذیر تھیں، اس نے اپنے شوہر کی طرف سے ملنے والی رقم سے ایک پانچ مرلے کا گھر خرید کر کرایہ پر دیا، جس سے وہ اپنے بچوں کی پرورش کرتی تھیں، دونوں بھائیوں نے کمیٹی ڈال کر اور زیورات بیچ کر گھر کو مکمل کیا۔ مزید یہ کہ والد صاحب نے بڑی بہن غزالہ روبی کو 10 مرلے کا پلاٹ دیا، جو اس نے بیچ کر اپنے کاروبار میں لگا لیا۔ اسی طرح ہماری بہن شبنم روبی بھی اپنے بچوں کے ساتھ ہمارے گھر میں رہائش پذیر رہی، جس کی وجہ سے ہم نے دوسری منزل کرایہ پر نہیں دی۔ تاکہ بہن اور دونوں بھائیوں کی فیملیاں آسانی سے رہ سکیں۔ اب شادباغ والے گھر سے والد نے جو اپنی زندگی میں حصے بنا کر اپنی بیوی، بیٹے اور بیٹیوں کو دے دیئے تھے، اس کا اعتبار ہو گا یا پھر موجودہ واپڈا ٹاون والے گھر سے دوبارہ تقسیم کی جائے گی۔ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

وضاحت: والد صاحب نے اپنی زندگی میں ہی گھر فروخت کر کے اپنی بیوی، دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کے حصہ کی رقم الگ الگ کر کے اس پر قبضہ کروا دیا تھا۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دارالافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں والد مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنا شادباغ والا گھر فروخت کر کے اپنی بیوی دونوں بیٹوں اور دونوں بیٹیوں کو ان کا حصہ نکال کر دے دیا، پھر بیٹوں کے حصہ سے واپڈا ٹاون میں پلاٹ خرید کر ان کے نام کر دیا، جس پر دونوں بیٹوں نے ذاتی مال سے اپنے لئے تعمیر کی، ایک بیوہ بہن کو بھی ساتھ رہائش پزیر رکھا، والد صاحب کے کہنے پر دونوں بہنوں نے جتنی رقم بھائیوں کو قرض دی تھی، شرعا بہنیں اسی رقم کا تقاضا کر سکتی ہیں۔ تاہم بھائیوں کو چاہیے کہ بہنوں کا قرض خوشدلی سے ادا کریں، تاہم اگر بھائی اللہ کی رضا کے لئے اپنی خوشدلی سے بہنوں کی مدد کرنا چاہیں، تو وہ ان کو بطور ہدیہ دے سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۰/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

17/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء: 195/147
17/10/2022
الجامعۃ الاشرفیۃ

الجواب صحیح

۲۰/۰۳/۱۴۴۴ھ
۱۷/۱۰/۲۰۲۲ء